بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۱ وفا ۱۳۴۲ ہش ۱۹ صفر ۱۳۸۳ھ ۱۱ جولائی ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۶۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جائے

دل اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل نہیں کرتا

"اُس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جاوے اور دل مسلمان نہیں ہوتا جب تک وہ لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہیں جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا ہوں بلکہ اور ہو گیا ہوں۔ پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے جیسے کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ یہ ہے اصل جزو ایمان کی۔ مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں۔ کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائمقام نہیں ہوتے۔" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ جولائی بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۹ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی حالت بدستور ہے۔ پیشاب کی سوزش میں کسی قدر کمی ہے اور بے چینی میں بھی کچھ کمی ہے مگر جب بے چینی ہوتی ہے تو بڑی تکلیف اور گھبراہٹ کا موجب بن جاتی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کل راولپنڈی واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے گھوڑا گلی جانے کی جو تجویز کی ہے وہ ڈاکٹری لحاظ سے تو بہتر ہے مگر انکے خیال سے حضرت میاں صاحب کو گھبراہٹ ہو جاتی ہے جس کی وجہ اعصابی کمزوری ہے جو بہت بڑھی ہوئی ہے ذرا سی اونچ نیچ پر طبیعت اکھڑ جاتی ہے۔ احباب جماعت خصوصیت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۱ جولائی کو ۶ بجے صبح دفاتر تحریک جدید سے روانہ ہونگے

احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر آپ کو اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

احباب کو گذشتہ دو اعلانات سے پتہ چل چکا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۱ جولائی کو ربوہ سے انڈونیشیا اور مشرق بعید کے دیگر ممالک کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ میں یہ احباب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض امور کی وجہ سے یہ بہت ہی اہم دورہ ہے۔ اس سفر کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب ان ممالک میں تبلیغ اسلام کا جائزہ لیں گے۔ جہاں دنیا کا ایک قدیم ترین مذہب یعنی بدھ مت کا دور دورہ ہے۔ ان لوگوں کو اپنے قدیم مذہب پر بڑا ناز ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نور ابھی ان ممالک میں باقاعدہ تبلیغی رنگ میں نہیں پہنچا۔ اگر وہاں احمدیہ مشن کھولنے کے امکانات روشن ہوئے تو صاحبزادہ صاحب انشاء اللہ وہاں پر ایسے انتظامات کا جائزہ لے کر آئیں گے جن کو مکمل کر کے ان ممالک میں بھی مشن کھولے جا سکیں۔ دوسری بات اس ضمن میں نوٹ کرنے کے قابل یہ ہے کہ یہ ممالک کمیونزم کے جہنم کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں یہاں اسلام جلد پھیل جائے اور یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہو کر اس کے آستانہ پر جھک جائیں اور خدا کی حکومت کو اس دنیا میں قائم کرنے کا باعث ہوں۔ ان وجوہات کی بناء پر میں ایک بار پھر خصوصیت کے ساتھ دعا کی درخواست کرتا ہوں اور احباب ربوہ کی خدمت میں بغرض اطلاع عرض کرتا ہوں کہ محترم صاحبزادہ صاحب موخہ ۱۱ جولائی بروز جمعرات صبح ۶ بجے دفاتر تحریک جدید سے روانہ ہوں گے۔ اس لئے دوست ٹھیک وقت پر تشریف لا کر آپکو اپنی دعاؤں سے رخصت کریں۔

حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۰ جولائی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے نیز اعصابی بے چینی اور کمزوری بھی بدستور ہے۔ البتہ بازو کے درد میں نسبتاً کچھ کمی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل بھی بجلی کی رو بند رہی

ربوہ ۱۰ جولائی۔ کل بھی دن کے مختلف اوقات میں یہاں پانچ دفعہ بجلی کی رو بند ہوئی۔ صبح اور شام کے اوقات میں بہت معمولی وقفہ کے لئے بند ہوئی۔ لیکن دوپہر کے وقت دو مرتبہ خاصی دیر کے لئے بجلی بند رہی جو بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جولائی ۶۳ء

الوہیت مسیح کے خلاف انجیل کی ایک اور شہادت

سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے خلاف انجیل کی ایک یہ بھی شہادت ہے کہ جیسا کہ متی اور لوقا میں آتا ہے آپ کو شیطان نے چالیس روز تک آزمایا۔ چنانچہ متی کی انجیل میں لکھا ہے:-

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی اور آزمانے والے نے پاس آکر اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں۔ اس نے جواب میں کہا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ تب ابلیس اسے مقدس شہر میں لے گیا اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ

وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے۔

ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔

یسوع نے اس سے کہا یہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر

پھر ابلیس اسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سب سلطنتیں اور ان کی شان و شوکت اسے دکھائی اور اس سے کہا اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔ تب ابلیس اس کے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے آکر اس کی خدمت کرنے لگے۔"

(متی باب ۴ آیت ۱ تا ۱۱ نیا عہد نامہ)

اس عبارت کو غور سے پڑھئے۔ پہلا فقرہ ہے

"روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے۔"

یہ "روح" کونسا ہے۔ اس کے لئے متی کی پہلی عبارت ملاحظہ ہو:-

"اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اس سے بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر اسے منع کرنے لگا کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے؟ یسوع نے جواب میں اس سے کہا اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔ اس پر اس نے ہونے دیا اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا اور اس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔ اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔"

(متی باب ۳ آیت ۱۳ تا ۱۷)

گویا یہ روح آپ پر اس وقت نازل ہوا جب آپ نے یوحنا نبی سے بپتسمہ لیا۔ اس سے پہلے آپ پر روح نازل نہیں ہوا تھا۔ روح سے یہاں مراد روح القدس ہے جو بپتسمہ لینے کے بعد آپ پر نازل ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ ہرگز خدا کے اس معنی میں بیٹے نہیں تھے جن معنی میں اب عیسائی آپ کو سمجھتے ہیں بلکہ بقول انجیل متی روح القدس اترنے کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا کہا اور روح القدس اس وقت اترا جب آپ نے یوحنا نبی سے بپتسمہ لیا۔ اگر آپ پیدائشی طور پر خدا تعالیٰ کے بیٹے ہوتے تو جس طرح واقعات ہوئے انجیل میں بیان کئے گئے اس طرح بیان نہ کئے جاتے۔

عیسائیوں کے نزدیک روح القدس بھی تین اقنوم میں شامل ہے۔ متی کے اوپر کے حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ روح القدس کے بغیر یسوع میں کوئی بات جو آپ کی الوہیت کو ظاہر کرتی نہ تھی بلکہ آپ ایک عام نیک انسان تھے۔ ہم روح القدس کے اترنے کے واقعہ کو اسلامی نقطۂ نظر سے اس طرح سمجھتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت نبوت کی چادر پہنائی اور آپ کو بتایا گیا کہ آپ نبی ہیں۔ اور آپ میں تمام وہ قوتیں ہیں جو ایک نبی میں ہوتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ متی کی انجیل میں روح القدس کے اترنے پر آپ جنگل میں شیطان سے آزمائے گئے کیونکہ روح القدس یا نبوت ملنے کے بعد آپ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام وہ قوتیں بھر دی گئی تھیں جو شیطنت کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری تھیں اور شیطان سے آزمائے جانے کا مطلب یہی تھا کہ آپ کے دل میں نبوت کا اعتماد پیدا کیا جائے۔ اور دکھایا جائے کہ آپ اب شیطان پر فتح پا سکتے ہیں۔

چنانچہ انجیل میں جو آزمائش کا واقعہ لکھا ہے وہ اس بات پر شاہد ہے کہ اگرچہ شیطان نے آپ کو طرح طرح سے آزمایا مگر آپ اس آزمائش میں پورے اترے۔ ذیل میں ہم اس واقعہ سے جو استدلال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ہے تفسیر سورہ مریم سے نقل کرتے ہیں۔ فہو ہذا۔

متی کی انجیل کا مندرجہ بالا حوالہ نقل کر کے آپ فرماتے ہیں:-

"یہ بیان کس تفصیل سے مسیح کی انسانیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہی ہے کہ شیطان اسے آزمانے کے لئے آیا۔ اب کوئی عقلمند یہ نہیں مان سکتا کہ شیطان جس نے مسیح کو آزمانا چاہا وہ اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ خدا کیا ہوتا ہے اور اس کی کیا صفات ہیں اور اس کے اندر کیا کیا طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ بائیبل میں جہاں بھی شیطان کا ذکر آتا ہے وہاں سے اتنا تو پتہ لگتا ہے کہ شیطان ایک باغی وجود تھا اور خدا تعالیٰ کی معرفت کاملہ اس کو حاصل نہیں تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ خدا کیا ہوتا ہے اور اس کی کیا طاقتیں ہیں۔ پس شیطان کا مسیح کے پاس اس کی آزمائش کے لئے آنا جبکہ وہ جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ کو آزمایا نہیں جا سکتا صاف بتاتا ہے کہ شیطان یہ بھی جانتا تھا کہ مسیح خدا نہیں۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ یہ خدا ہے تو وہ اسے آزمانے کے لئے کیوں آتا۔

پھر لکھا ہے جب وہ چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ رکھ چکا تو "آخر کو بھوکا ہوا۔" اب چالیس دن اور چالیس رات کے روزہ کے اگر یہ معنے بھی لئے جائیں کہ اس نے چالیس دن رات کھانا نہیں کھایا تب بھی اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ گاندھی نے تو ساٹھ ساٹھ دن کے بھی روزے رکھے ہیں۔ پھر یہاں صرف بھوکا رہنے کا ذکر ہے پیاسا رہنے کا ذکر نہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح گاندھی جی پھلوں کا رس اور سوڈا وغیرہ پی لیا کرتے تھے اسی طرح وہ بھی چالیس دن رات صرف پانی اور پھلوں کا رس وغیرہ پیتے رہے روٹی انہوں نے نہیں کھائی لیکن بہر حال جب چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ ختم ہوا تو انجیل بتاتی ہے کہ انہیں بھوک لگی اور جب وہ بھوکے ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے کیونکہ بھوک انسان کو ہی لگا کرتی ہے خدا کو نہیں۔

عیسائی اس موقع پر کہا کرتے ہیں کہ چونکہ مسیح انسانی جسم میں تھا اس لئے انسانی حوائج بھی اس کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ ہمارا تو اعتقاد ہے کہ اس کا جسم بھی انسانی تھا اور اس کی روح بھی انسانی تھی لیکن بہر حال ہم عیسائیوں سے کہتے ہیں کہ کم از کم تم نے مسیح کا انسانی جسم تو مان لیا۔ اب رہ گیا یہ سوال کہ اس میں انسانی روح تھی یا خدائی۔ اس کا حل اگلی آیات سے ہو جاتا ہے۔

لکھا ہے شیطان نے اس سے کہا کہ

"اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہ پتھر روٹی بن جائیں۔"

اس پر حضرت مسیح نے کہا

"لکھا ہے کہ انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی۔ جیتا ہے۔"

یعنی شیطان نے کہا کہ پتھر کو روٹی بنا دے اب پتھر کو روٹی بنانا خدا کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ پس چونکہ یہ چیز خدا کے اختیار میں تھی اس لئے شیطان نے کہا کہ جب تو کہتا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور لوگ بھی تجھے ایک فوق العادت وجود سمجھتے ہیں تو تو پتھر کو روٹی بنا دے مگر اس نے ایسا نہ کیا جس کے معنے یہ ہیں کہ اس میں خدائی طاقتیں نہ تھیں۔

اس موقع پر عیسائیوں کی طرف سے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

ایم۔ اے (جیالوجی) میں یونیورسٹی بھر میں اوّل

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ محترم پیر صلاح الدین صاحب کے فرزند میاں وحید احمد صاحب ایم۔ اے (جیالوجی) میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں۔ اس امتحان میں امسال ۴۲ طالب علم شریک ہوئے تھے ان میں سے اوّل رہنے کا امتیاز بفضلہ تعالیٰ آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی خود میاں وحید احمد صاحب کے لئے ان کے والدین، خاندان اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

ایک ماہ تک روزانہ نماز تہجد ادا کرنے اور تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی مبارک تحریک

درود شریف کا ورد بے انتہا برکتوں کا حامل ہے جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ اس تحریک میں ضرور شامل ہو

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کے سالانہ تربیتی اجتماع کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پیغام

مورخہ ۵-۶-۷ جولائی کو ضلع تھرپارکر (سابق سندھ) کی مجالس انصار اللہ کا سالانہ تربیتی اجتماع بمقام احمد آباد اسٹیٹ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جو ایمان افروز پیغام بھجوایا اور جو آپ کے نمائندہ خصوصی مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اجتماع میں پڑھ کر سنایا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ ضلع تھرپارکر کے انصار اللہ کا ایک تربیتی اجتماع ان دنوں احمد آباد اسٹیٹ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ایسے دینی اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بھی اپنے فضل سے نوازے اور اس میں شریک ہونے والوں کے لئے اسے ہر طرح بابرکت ثابت کرے آمین

یہ اجتماع سابق سندھ کی ضلعی مجالس کا اس سال چوتھا اجتماع ہے۔ اس کے انعقاد کے لئے مقامی عہدیداروں کے علاوہ مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ سابق سندھ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں مدد دی ہے آمین

مجھ سے اس امر کی خواہش کی گئی ہے کہ میں اس میں شریک ہونے والے احباب کے نام پیغام بھجواؤں۔ اس لئے یہ چند سطور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ (جو اس اجتماع میں میرے نمائندہ خصوصی اور مرکزی نمائندہ کے طور پر شریک ہو رہے ہیں) کے ہاتھ آپ کے نام بھجوا رہا ہوں۔

میں نے پچھلے دنوں بحیثیت صدر، صدر انجمن احمدیہ احباب جماعت سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ وہ یکم اگست سے ۳۱ اگست تک اسلام کے غلبہ اور فتح و نصرت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی دعاؤں کے ساتھ نماز تہجد بالالتزام ادا کرنے کا عہد کریں اور یہ عہد کریں کہ وہ اس عرصہ میں روزانہ کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں گے۔ میں آج اس پیغام میں بحیثیت صدر انصار اللہ مرکزیہ آپ سب احباب کو اس امر کی پرزور تحریک کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف خود سب کے سب اس مبارک تحریک میں شامل ہوں بلکہ اپنے اعزہ و اقربا کو بھی اور اہل و عیال کو بھی اس میں شامل کریں۔ یہ ایک بہت مبارک تحریک ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے اور اس تحریک میں شامل ہونے والوں کے لئے بہت مبارک ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اے مومنو تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم حضور کے اس احسان عظیم پر شکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتے رہو۔ تا اس طرح تمہیں جہاں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علو مرتبت کا احساس ہو۔ وہاں درود شریف کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کے بے انتہا انوار اور افضال کے وارث بھی بن جاؤ۔ نیز اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا صل علیٰ محمد وآل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم اور خاتم النبیین پر اور آپ کی آل پر درود بھیجتے رہو۔ اس سے مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نہیں بلکہ حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے والا ہر شخص مخاطب ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتے اور دعائیں کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کثرت سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے کہ حضور علیہ السلام پر بعض اوقات محویت و استغراق کا عالم طاری ہو جاتا ایک ایسی ہی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں بہت دقیق ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علیٰ محمد (یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ ناقل) (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

نیز براہین احمدیہ حصہ چہارم کے صفحہ ۵۰۳ پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم"

پس درود شریف کا ورد جہاں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احسان مندی کا اعتراف ہے۔ وہاں بے انتہا برکتوں کا حامل بھی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اس مبارک تحریک میں حصہ لے اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے رات اور دن میں کم از کم تین سو مرتبہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجز بندوں کو اس کی توفیق دے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے اسلام کو جلد فتح اور غلبہ نصیب کرے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کاملہ و عاجلہ صحت عطا فرمائے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہم میں سے ہر ایک کو بے شمار انوار سماوی سے مالا مال فرمائے۔ آمین

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

شذرات

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

شیخ خورشید احمد

حال ہی میں "شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد" کے زیرِ اہتمام "الرحیم" کے نام سے ایک نیا ماہنامہ جاری ہوا ہے جس کا مقصد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک اور آپ کی تعلیمات کی نشر و اشاعت ہے۔

اس وقت اس رسالہ کا پہلا نمبر پیشِ نظر ہے جو مختلف اہلِ علم اصحاب کے تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے اس میں سے بعض حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں جن سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر روشنی پڑتی ہے۔

دقیق اصطلاحات

مولانا غلام مصطفٰے قاسمی پروفیسر سندھ مسلم کالج کراچی اپنے مضمون "شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ" میں .... تحریر فرماتے ہیں:۔

"امام ولی اللہ نے اپنے ان افکار کی وضاحت کے لئے گو متعدد کتابیں لکھی ہیں...... لیکن ان کتابوں کے سمجھنے میں دقت یہ پیش آتی ہے کہ وہ اکثر ایک ہی بات کو اپنی متعدد کتابوں میں مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں ایک جگہ وہ اس کے لئے ایک اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور دوسری جگہ اسی کے لئے دوسری اصطلاح استعمال میں لاتے ہیں ...... اب عام اہل علم امام ولی اللہ کی ان اصطلاحات کو نہیں سمجھتے اور اس کی وجہ سے ان کے لئے امام ولی اللہ کا فلسفہ پیچیدہ اور دقیق ہو جاتا ہے ...... ایک بزرگ شاہ محمد اسمٰعیل شہید امام ولی اللہ کے پوتے ہیں جنہوں نے اس موضوع پر "عبقات" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ...... اس کتاب میں شاہ محمد اسمٰعیل شہید نے ان اصطلاحات کی جو امام ولی اللہ نے اپنی کتابوں میں وقتاً فوقتاً استعمال کی ہیں شرح کی ہے تاکہ اس کی مدد سے اہل علم امام ولی اللہ کی تمام کتابوں کا سوچ سمجھ کر مطالعہ کر سکیں۔"

(صفحہ ۲۹)

دینی یا دنیوی لحاظ سے بلند پایہ رکھنے والے بزرگوں اور عالموں کو دقیق علمی مسائل کو حل کرنے کے لئے لامحالہ بعض مخصوص اصطلاحات وضع کرنے اور انہیں خاص مفہوم میں استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جس کی وجہ سے ان کا کلام بعض جگہ بظاہر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور لوگوں کو ان کے سمجھنے میں ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ حق یہ ہے کہ ان اصطلاحات کے اصل مفہوم کو ذہن میں رکھے بغیر ان کے کلام کو ہرگز سمجھا نہیں جا سکتا ہے۔

جن لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے کلام میں تضاد ظاہر کیا ہے یا بعض مسائل میں (بالخصوص مسئلہ نبوت میں) حضور کے اصل موقف کو سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ انہوں نے حضور کی استعمال فرمودہ اصطلاحوں کا وہ مفہوم نہ سمجھا جس میں حضور نے انہیں استعمال فرمایا ہے۔ اور اس طرح ایک غلط راہ پر گامزن ہو کر کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔

نورِ نبوت کی اہمیت

عمر فاروق صاحب ولی اللہی مکتبِ فکر کے ایک عالم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مادی اور اخلاقی ہر دو فلسفوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا فرماتے تھے کہ یہ ہر دو آخر کار کلام اللہ کا تو ہی ہے بے شک دونوں میں سچائی کا ایک نہ ایک پہلو ضرور ہے لیکن یہ دونوں مل کر بھی مکمل نہیں ہوتے جب تک کہ نورِ نبوت سے استفادہ نہ ہو۔ مولانا اخلاقی فلسفے کے ضمن میں کشف کو بڑی اہمیت دیتے تھے ..... مولانا عبدالرحیم فرماتے تھے کہ اسی لئے میں علم (سائنٹیفک علم) اور کشف (باطنی وجدانی علم) دونوں کے مجموعے کو نامکمل سمجھتا ہوں اور ان کا نورِ نبوت سے مستنیر اور مستفید ہونا لازمی قرار دیتا ہوں۔"

(صفحہ ۵۲)

مادی اور اخلاقی فلسفے یا دینی اور دنیوی علوم واقعی نامکمل رہتے ہیں جب تک نورِ نبوت سے استفادہ نہ کیا جائے۔ مجددین اور صلحائے امت کا وجود اور آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی کی بعثت درحقیقت اسی نورِ نبوت سے مستفید ہونے کے ہی ذرائع ہیں جن کی بشارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو دی تھی۔ کاش ان ذرائع سے کماحقہٗ فائدہ اٹھایا جاتا۔ جو اصحاب محض فکر و عقل کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور نورِ نبوت کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے وہ اس حوالہ پر غور فرمائیں۔ سچی بات یہی ہے کہ ؎

عقل کو دین پہ ہرگز نہ بناؤ حاکم
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

(باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ کہا جا سکتا ہے کہ روٹی نہ بنانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس میں خدائی طاقتیں نہیں تھیں کیونکہ یہ امر اس کی مرضی پر منحصر تھا۔ اگر اس کا جی چاہتا تو وہ پتھر کو روٹی بنا سکتا تھا مگر چونکہ اس نے نہ چاہا کہ وہ ایسا کرے۔ اس لئے پتھر روٹی نہ بن سکا۔ پس اگر مسیح نے یہ معجزہ نہیں دکھایا تو اس سے اس کے عجز کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اس نے جب شیطان کی گستاخی دیکھی تو اس نے اس کی بات کو رد کر دیا اور کہہ دیا کہ تم کون ہوتے ہو جو مجھ سے ایسا سلوک کرو جاؤ میں پتھر کو روٹی نہیں بناتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ مسیح نے پتھر کو روٹی کیوں نہ بنایا ہمیں اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ مسیح نے اس سوال کا جواب کیا دیا ہے؟ اگر تو مسیح یہ جواب دیتا کہ میں پتھر کو روٹی نہیں بناتا یہ امر میری مرضی پر منحصر ہے تم کون ہو جو مجھے اس امر پر مجبور کرو۔ تب تو یہ بات درست تسلیم کی جا سکتی تھی کہ مسیح نے پتھر کو روٹی اس لئے نہیں بنایا کہ وہ بنا نہیں سکتا تھا بلکہ اس لئے نہیں بنایا کہ وہ بنانا نہیں چاہتا تھا لیکن مسیح یہ جواب دیتا ہے کہ

"لکھا ہے کہ انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی جیتا ہے۔"

اب سوال یہ ہے کہ وہاں کون سے دو وجود تھے جو باتیں کر رہے تھے کیا روٹی کھانے والا وجود وہاں مسیح کے علاوہ کوئی اور بھی تھا؟ صاف ظاہر ہے کہ شیطان روٹی کھانے والا نہیں تھا۔ روٹی کھانے والا وجود صرف مسیح تھا اور مسیح یہ جواب دیتے ہیں کہ آدمی روٹی کے بغیر بھی جیتا ہے۔ گویا مسیح نے اس امر کا اقرار کیا کہ میں انسان ہوں اور روٹی کا محتاج ہوں۔ لیکن اگر خدا نے مجھے روٹی نہیں دی تو مجھے خدا کے کلام پر اعتبار کرنا چاہیئے اور ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں کہ پتھر روٹی بن جائیں۔ پھر اس نے کہا کہ

"انسان صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی جیتا ہے۔"

یہ بھی وہ اپنے متعلق ہی کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسیح خدا کی باتوں سے جیتا تھا اور جو خدا کی باتوں سے جیتا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر لکھا ہے

"تب شیطان اسے مقدس شہر میں اپنے ساتھ لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو فرمائے گا اور وے تجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے"

یعنی شیطان نے کہا کہ تم ہیکل کے کنگرے سے اپنے آپ کو نیچے گرا دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں سمجھ لوں گا کہ تم خدا ہو کیونکہ خدا کو چوٹ نہیں لگ سکتی اس پر مسیح نے کہا

"یہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما"

یعنی یہ کام بھی میں اس لئے نہیں کرتا کہ میں اپنے خدا کو کس طرح آزماؤں۔ میں خدا کا ایک بندہ ہوں اور بندوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے خدا کو مت آزمائیں۔

پھر شیطان اسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور "دنیا کی ساری بادشاہتیں اور ان کی شان و شوکت اسے دکھائیں اور اس سے کہا اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دیدونگا" یہ الفاظ بھی بتاتے ہیں کہ مسیح خدا نہیں تھا کیونکہ خدا کی تو سب چیزیں ہیں۔ جب وہ مسیح کو کہتا ہے کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں سب کچھ تجھے دیدوں گا۔ تو اسکے صاف معنے یہ ہیں کہ شیطان جانتا تھا کہ یہ خدا نہیں ورنہ خدا کو کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں تجھے سب چیزیں دیدوں گا۔ جو چیزیں ہیں ہی خدا کی وہ خدا کو دینے کے کیا معنے ہیں۔ پس اگر مسیح شیطان کی نظر میں خدا ہوتا تو وہ اسے یہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ اگر تو مجھے سجدہ کردے تو میں دنیا کی سب نعمتیں تجھے دیدونگا اور پھر جب مسیح نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ یہ سب چیزیں میری ہیں تو اس سے بھی پتہ لگا کہ وہ بھی اپنے آپکو خدا کا بندہ ہی سمجھتا تھا۔ اگر مسیح خدا ہوتا تو مسیح کا جواب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ میں تو خدا ہوں اور میری ہی یہ سب چیزیں ہیں تم میری ہی چیزیں مجھے دینے کا کیا وعدہ کرتے ہو۔ مگر مسیح اس کا بھی یہ جواب دیتا ہے کہ "اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی اکیلے کی بندگی کر۔" گویا مسیح نے اقرار کر لیا کہ میں صرف خدا کا ایک بندہ ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ میں اسی کو سجدہ کروں اور اسی کی عبادت بجا لاؤں۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۶)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی بڑی بھاوجہ جوڑوں کی درد سے بیمار ہیں اور انہیں ہارون آباد میں ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(محمد جمیل کارکن دفتر محاسبہ ربوہ)

تلاش گمشدہ:۔ ایک عدد چھوٹا زنانہ بٹوا جس میں ۱۳½ روپے تھے گولبازار سے دار الصدر غربی جاتے ہوئے راستے میں کہیں گم ہو گیا ہے اگر کسی دوست کو ملے تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور ہوں۔

(بشیر ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیشکردہ محبت اور سلامتی کا پیغام

گذشتہ دنوں ہندوستان اور پاکستان سے ایک ہزار کے قریب سکھ گورو ارجن جی کی سالانہ یاد منانے کے لئے لاہور آئے تھے۔ اس موقعہ پر صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ایک ٹریکٹ گورمکھی میں "پریم سنیہا" کے عنوان سے ان میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

اس ٹریکٹ کو من وعن ہفت روزہ جگ بگ پھگواڑہ "ہندوستان" نے مورخہ ۷ ارجون کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔ (عباد اللہ گیانی)

پیارے دوستو! آپ ہمارے ملک پاکستان میں جیٹھ سُدی چوتھ کا پورب منانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ہم آپ سب کو صدق دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں وہ پریم سنیہا پیش کرتے ہیں جو موجودہ زمانہ کے مصلح ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام دنیا کے لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے کے لئے دیا ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک موجودہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت اتحاد ہے دوستو۔ گوربانی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مصلح ربانی محبت کے پرچارک ہوا کرتے ہیں اور وہ تمام لوگوں کے دلوں سے نفرت دور کر کے محبت اور اخوت پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ

ست سہائی پریم کے مول نن کے لاگاں پائے

ایک اور مقام پہ مرقوم ہے کہ:۔

نانک ست گور ایسا جانئے جو سب سے لئے ملائے جیو

حضرت مسیح موعود نے جو محبت بھری تعلیم دی ہے وہ بالکل واضح اور بہت ہی شاندار ہے اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بہت جلد محبت اور اخوت پیدا ہو سکتی ہے اور اتحاد قائم ہو سکتا ہے

(۱) خدا تعالیٰ سے متعلق

مذاہب عالم کا بنیادی عقیدہ وراء الوریٰ اور علام الغیوب اللہ تعالیٰ پر یقین ہے ہر ایک مذہب نے اس کا الگ الگ تخیل پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے۔ جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا تعالیٰ سے خاص ہیں۔ عالمین کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا ہے در اصل ان قوموں کا رد ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت و فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا تعالیٰ نے ان کو پیدا کر کے بے پرواہی کی طرح پھینک دیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے یا نعوذ باللہ وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں ہیں۔ . . . . . . وہ رب العٰلمین ہے اسی کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے . . . . اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے"

(پیغام صلح)

اگر تمام دنیا کے لوگ خدا تعالیٰ سے متعلق یہ نظریہ اپنا لیں تو تمام دنیا میں امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو جائے اور سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام سے متعلق

بعض تنگ خیال اور متعصب لوگ دوسروں کے بزرگوں اور انبیاء علیہم السلام کو کوسنا اور ان کی تکذیب کرنا ہی اپنے مذہب کا پرچار خیال کیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ طریق عام طور پر فتنہ و فساد پیدا کرنے کا موجب بنا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں یہ تعلیم دی ہے کہ:۔

"قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی آتے رہے بلکہ خدا تعالیٰ نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

یعنی۔ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا" (پیغام صلح صفحہ ۳)

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب عموماً فساد کا باعث بن جایا کرتی ہے اگر تمام دنیا کے لوگ ایک دوسری قوم کے انبیاء علیہم السلام کا احترام کرنا شروع کر دیں تو بہت سی نفرت دور ہو سکتی ہے اس بارہ میں حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:۔

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین و دنیا کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں" (پیغام صلح صفحہ ۱۶-۱۷)

ہم احمدی مسلمان تمام دنیا کے مختلف مذاہب کے جملہ انبیاء علیہم السلام کا احترام کرنا اپنے مذہب کا ضروری فریضہ تصور کرتے ہیں۔ سری رام چندر اور کرشن جی ہمارے لئے غیر نہیں ہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہمارے لئے بیگانے نہیں ہیں۔ گورو نانک جی کو ہم اپنا ایک بزرگ تصور کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ الغرض تمام دنیا کے جملہ انبیاء علیہم السلام اور دوسرے بزرگوں کو ہم اپنے بزرگ سمجھ کر ان کی عزت کرتے ہیں اور ہر سال ان کی یاد میں ایک دن پیشوایان مذاہب کے نام پر مناتے ہیں:۔

(۳) ہمسایوں سے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمسایوں سے سلوک سے متعلق یہ پاکیزہ تعلیم دی ہے کہ

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ کہتا ہوں کہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل سچ کہتا ہوں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسلام اس قدر کے بدمعاشوں کو ذمہ دار نہیں جو آج ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچوں کا خون کر دیتے ہیں"

(سراج منیر صفحہ ۲۱-۲۲)

ایک اور مقام پر حضور نے فرمایا ہے:۔

"جو شخص اپنے ہمسائے کو چھوٹے چھوٹے خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح)

اگر آج تمام لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس محبت بھری تعلیم کو اپنا لیں تو امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو جائے اور تمام بغض اور عداوت یکسر مٹ جائیں۔

(۴) تاریخی واقعات سے متعلق

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض قسم کے تاریخی واقعات بھی ایک دوسرے کے دل میں بغض اور نفرت پیدا کرنے کا موجب بن جایا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام نے بنی نوع انسان کو یہ تعلیم دی ہے کہ:۔

"ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ ان کے بے جا کینوں سے جو نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لے وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں۔ اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم میں سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں"

(ست بچن صفحہ ۱۱۷)

اگر تمام دنیا کے لوگ گذر چکے لوگوں کی بری روایات اور دل دکھانے والے واقعات کو نظر انداز کر دیں اور "سابجہ کرتیجے گتاں کیری" کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی اچھی اچھی باتوں کو سامنے لائیں تو تمام دنیا کی فضا بالکل ہی بدل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں ہماری اسی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔

(۵) دشمنوں سے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے بھی محبت بھرا سلوک کرنے کی پاکیزہ تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

حضور نے خود بھی اپنے دشمنوں سے محبت بھرا سلوک کیا ہے (باقی صفحہ پر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۶۱۔ مکرم نور احمد صاحب محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر (سندھ) ۔۔۔ ۰۰ ــ ۵
۲۶۲۔ احباب جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم احمد دین صاحب ۰۰ ــ ۸
۲۶۳۔ " " " کرونڈی ضلع خیرپور بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب ۰۰ ــ ۲۶
۲۶۴۔ مکرم مرزا محمد عثمان صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۰۰ ــ ۵
۲۶۵۔ کارکن تحریک جدید ربوہ بذریعہ سردار عبدالحی صاحب کرد واقف زندگی ۷۵ ــ ۱۵
۲۶۶۔ لجنہ اماء اللہ راجگڑھ لاہور بذریعہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ صدر لجنہ ۰۰ ــ ۵۰
۲۶۷۔ مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب ابن مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ۰۰ ــ ۵
۲۶۸۔ احباب جماعت احمدیہ آنبہ کریم پورا بذریعہ مکرم سید لال شاہ صاحب ۹۲ ــ ۵۷
۲۶۹۔ مکرم خواجہ عبدالباسط صاحب گوجرہ ضلع لائل پور ۰۰ ــ ۱۳
۲۷۰۔ مکرم مرزا نذیر احمد خاں صاحب گولبازار ربوہ منجانب والدہ سیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ ۰۰ ــ ۲۵
۲۷۱۔ مکرم ملک سراج دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۰۰ ــ ۵
۲۷۲۔ مکرم ماسٹر علی محمد صاحب چک ۲۶۹/E.B ضلع ملتان ۰۰ ــ ۵
۲۷۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ رائے سجاول صاحب جھل ٹھٹیاں ضلع جھنگ ۰۰ ــ ۱۰
۲۷۴۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۲/۱۱ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم محمد علی صاحب ۰۰ ــ ۱۰
۲۷۵۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۲۱ دودھ ضلع نواب شاہ سندھ ۰۰ ــ ۵
۲۷۶۔ مکرم ملک فضل حق خاں صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۰۰ ــ ۱۰
۲۷۷۔ مکرم جمعدار عبدالغنی صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات ۰۰ ــ ۵
۲۷۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالقادر صاحب کراچی ۰۰ ــ ۲۰
۲۷۹۔ احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر بذریعہ مکرم میاں غلام رسول صاحب ۰۰ ــ ۳۲
۲۸۰۔ " " منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ۔۔ ــ ۶۶

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ لغایت ۳۰ جون ۱۹۶۳ء

نمبر شمار	نام اضلاع و ڈویژن	کل وعدہ جات ۲۹/۱۹	فیصدی	نمبر شمار	نام اضلاع و ڈویژن	کل وعدہ جات ۲۹/۱۹	فیصدی
۱	جھنگ	۶۴۱۶۶	۴۹٪	۱۹	رحیم یار خاں	۲۰۲۳	۶۰٪
۲	جہلم	۱۶۳۴	۷۱٪	۲۰	آزاد کشمیر	۱۰۲۶	۷۵٪
۳	ڈیرہ غازیخاں	۱۲۴۳	۲۴٪	۲۱	بنوں	۱۷۴	۸۰٪
۴	راولپنڈی	۱۹۰۲۶	۴۳٪	۲۲	پشاور	۱۴۸۱۸	۵۱٪
۵	سرگودہا	۱۸۶۶۳	۶۱٪	۲۳	ڈی۔آئی۔خاں	۱۶۰	۳۰٪
۶	سیالکوٹ	۲۴۳۳۳	۳۵٪	۲۴	کوہاٹ	۱۰۰۰	۵٪
۷	شیخوپورہ	۱۵۱۲۱	۴۵٪	۲۵	مردان	۱۳۱۶	۶۵٪
۸	کیمل پور	۱۰۹۴	۳۰٪	۲۶	ہزارہ	۲۵۸۱	۴۱٪
۹	گوجرانوالہ	۱۱۶۲۵	۴۷٪	۲۷	چترال	۶۷۳	—
۱۰	گجرات	۱۴۶۵۵	۵۵٪	۲۸	خیرپور ڈویژن	۱۲۴۵۴	۴۵٪
۱۱	لاہور	۳۸۱۴۸	۵۱٪	۲۹	حیدرآباد "	۲۰۳۴۹	۵۳٪
۱۲	لائل پور	۱۹۹۴۰	۴۶٪	۳۰	کوئٹہ ڈسٹرکٹ بلوچستان	۹۸۷۴	۵۹٪
۱۳	منٹگمری	۱۱۹۳۹	۴۲٪	۳۱	کراچی	۷۰۲۸۰	۴۱٪
۱۴	ملتان	۱۳۷۵۰	۲۹٪	۳۲	مشرقی پاکستان	۲۰۳۰۳	۳۱٪
۱۵	مظفرگڑھ	۱۶۰۸	۲۱٪				
۱۶	میانوالی	۱۰۵۵	۷۱٪		کل میزان	۴۱۸۰۳۷	۴۵½٪
۱۷	بہاولپور	۹۰۳	۳۱٪				
۱۸	بہاولنگر	۳۶۳۳	۵۱٪				

وکیل المال تحریک جدید

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۱۲۰۔ مکرم ڈاکٹر نذیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ منجانب اہلیہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ ۔ ۸۰۹-۵
۱۲۱۔ محترمہ بخت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نور احمد صاحب بستی ویام علاقہ ضلع جھنگ منجانب دختر مرحومہ رضیہ خانم صاحبہ ۰۰ ــ ۳۰۰
۱۲۲۔ مکرم خلیل الرحمان صاحب قصور ضلع لاہور منجانب مرحومہ والدہ صاحبہ ۰۰ ــ ۳۰۰
۱۲۳۔ فضل ٹرانسپورٹ پتوکی ضلع لاہور بذریعہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ۷۶ ــ ۳۲۴
۱۲۴۔ مکرم میاں محمد شریف صاحب ٹیلیفون سپروائزر گوجرہ ضلع لائل پور منجانب والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ ۰۰ ــ ۳۰۰
۱۲۵۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل آفیسر انچارج ضلع ملتان ۰۰ ــ ۳۰۰
۱۲۶۔ مکرم چوہدری نور الدین احمد صاحب وحدت کالونی لاہور منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۰۰ ــ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی پہلی تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی پہلی تربیتی کلاس مورخہ ۲۰ جون ۱۹۶۳ء کو شروع ہوئی اور مورخہ ۳۰ جون کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

مرکز سے مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح اور مکرمہ امۃ الباری صاحبہ ایم۔ اے جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائیں۔

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ پہلے پیریڈ میں اختلافی مسائل پر لیکچر دیتیں رہیں۔ آپ نے وفات مسیح، صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور خاتم النبیین کے مفہوم پر نوٹس لکھوائے نیز روزمرہ مسنون دعائیں اور نماز باترجمہ سکھائی۔ دوسرے پیریڈ میں محترمہ امۃ الباری صاحبہ نے لیکچر سیالکوٹ پڑھایا اور تاریخ احمدیت پر نوٹس لکھوائے۔ تیسرے پیریڈ میں مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی جماعت احمدیہ راولپنڈی الوہیت مسیح اور کفارہ کی تردید میں دلائل لکھواتے۔

یہ کلاس ہر روز شام ۴ بجے مسجد نور مری روڈ میں منعقد ہوتی رہی۔ ۲۸ جون اور ۲۹ جون کو طالبات کا امتحان لیا گیا۔ کل ۹۴ طالبات نے کلاس میں شمولیت اختیار کی۔ ۳۰ امتحان میں شامل ہوئیں ۲۷ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ جن کو سندات دی گئیں۔ نیز فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ آنے والی طالبات کو انعامات دئے گئے۔

(خاکسارہ: امۃ المالک جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

مرحومین کی وفات کے بعد ان کی خدمت کا طریق

محترمہ صفیہ بھٹی صاحبہ راولپنڈی سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"مبلغ ۳۰۰/۰ روپے اپنے مرحوم شوہر محترم نصیر احمد صاحب بھٹی کی طرف سے مسجد زیورچ کے لئے بھجوا رہی ہوں۔ مرحوم کے بعد اسی صورت میں ان کی خدمت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان کی روح پر اپنی بے شمار برکات نازل فرمائے۔ آمین"۔

قارئین کرام سے مرحوم کی بلندی درجات اور ان کے اہل و عیال کے روشن و بابرکت مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور نے اپنے مکان کی تعمیر کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر لحاظ سے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر ۱۳۳۵۸:۔ منکہ محمد خلیل بٹ ولد محمد عظیم بٹ قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن آرونی ڈاک خانہ آرونی ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی،

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی!

مندرجہ ذیل جائداد و رقبہ زمین بمقام آرونی موجود ہے جہاں پر ہم سکونت رکھتے ہیں واقع ہے بتفصیل جائداد (۱) زمین آبی ۴ کنال قیمت ۴۵۰/- روپیہ (۲) زمین خشک دو کنال قیمت ایک سو روپیہ (۳) مکان خام ایک عدد قیمت پانچ سو روپیہ (۴) کوٹھار ایک عدد قیمت پچھتر روپیہ (۵) درختان بید وغیرہ ایک سو پچھتر روپیہ (۶) بیل ایک عدد دو سو روپیہ (۷) بکری ایک عدد قیمت ایک سو بیس روپیہ (۸) بھیڑ ۵ عدد ایک سو روپیہ۔ کل میزان سترہ سو بیس (۱۷۲۰/-) روپے

نوٹ:۔ یہ جائداد ہم دو بھائیوں میں مشترک ہے۔ میرا حصہ آٹھ سو ساٹھ روپیہ بنتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں! فقط تحریر ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء دستخط موصی۔ العبد۔ محمد خلیل۔ دستخط گواہ شد ولی محمد بٹ ولد علی محمد بٹ ساکن آرونی تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ ساکن یاری پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔

مسل نمبر ۱۳۳۵۹:۔ منکہ علی محمد بٹ ولد محمد عظیم قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن آرونی ڈاک خانہ آرونی ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مندرجہ ذیل جائداد رقبہ زمین آرونی میں واقع موجود ہے۔

تفصیل جائداد (۱) زمین آبی ۴ کنال قیمت ۴۵۰/- روپیہ (۲) زمین خشک ۲ کنال قیمت ایک سو روپیہ (۳) مکان خام ایک عدد قیمت پانچسو روپیہ (۴) کوٹھار ایک عدد قیمت ۷۵ روپیہ (۵) درختان بید وغیرہ ایک سو پچھتر (۶) بیل ایک عدد قیمت ۲۰۰ روپیہ (۷) بکری ایک عدد قیمت ایک سو بیس روپے (۸) ۵ بھیڑیں ایک سو روپیہ کل میزان سترہ سو بیس (۱۷۲۰/-) روپے۔

نوٹ:۔ یہ جائداد ہم دو بھائیوں میں مشترک ہے میرا حصہ آٹھ سو ساٹھ روپیہ بنتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

فقط تحریر ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء دستخط موصی العبد علی محمد بٹ

گواہ شد۔ ولی محمد بٹ ولد علی محمد بٹ ساکن آرونی تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد کشمیر۔

گواہ شد۔ حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ ساکن یاری پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔

مسل نمبر ۱۳۳۶۰:۔ منکہ ستارہ بیگم زوجہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائداد کے تعلق میں مندرجہ ذیل کوائف ہیں نیز میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور از قسم زیور میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ میرے شوہر مبلغ (۱۰۰۰/-) مبلغ ایک ہزار روپے) ہے

علاوہ ازیں اگر از قسم جائداد کسی بھی قسم کی کبھی میری بنے تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ۱/۱۰ لینے کا ہر وقت حق ہوگا۔

بوقت میری وفات جو بھی جائداد میرے متعلق میں ثابت ہو اس پر بھی مذکورہ بالا وصیت حاوی ہوگی

بقلم عطاء الرحمٰن عباسی شوہر موصیہ ۷/۱/۶۳

خاکسار ستارہ بیگم بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۶۳ء

گواہ شد۔ افتخار احمد اشرف ۷/۱/۶۳

گواہ شد رشید احمد گجراتی درویش قادیان ۷/۱/۶۳

مسل نمبر ۱۳۳۶۱:۔ میں عصمت بانو زوجہ محمد عمر علی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸.۵.۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کسی قسم کی کوئی آمد نہیں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے (۲) منقولہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپیہ (۵۰۰) ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں، نیز میرے مرنے پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم گواہ شد محمد عمر علی خاوند موصیہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۸/۵/۶۳ الامۃ عصمت بانو۔ گواہ شد قریشی عبد القادر اعوان بقلم خود درویش ۹ موصی نمبر ۶۲۹۹ قادیان ضلع گورداسپور!

درخواست ہائے دعا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے پوتے کو صحت عطا فرمائی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (اہلیہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم احمد پور شرقیہ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم نے سال بھر کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مینیجر الفضل)

۲۔ میں ۳ جولائی سے بیمار ہوں اور بخار شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اسی طرح میری اہلیہ بھی کئی روز سے بیمار ہیں احباب ہم دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں!

شکریۂ احباب

میرے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی وفات پر بہت سے بزرگوں دوستوں اور رشتہ داروں کے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں انہوں نے کمال ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس کے علاوہ زبانی پیغام بھی ملے ہیں میں ان بزرگوں اور دوستوں کی ہمدردی اور شفقت کا بے حد ممنون ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جہاں وہ میرے والد بزرگوار کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے وہاں وہ ان کرم فرماؤں پر اپنے بے شمار فضل نازل کرے۔

خدا تو ہم کو اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

(خاکسار ملک مظفر احمد انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان ۴ بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ۔)

دعائے مغفرت

ہمارے بھائی خواجہ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سیکھوانی کے فرزند خواجہ محمد سلیم کا میو ہسپتال لاہور میں مورخہ ۳/۷/۶۳ کو اپریشن ہوا تھا اور مورخہ ۴/۷/۶۳ بوقت ۶ بجے شام ہسپتال ہی میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے والد بھی بڑے نیک بزرگ ہستی تھے اور محمد سلیم مرحوم بھی بہت ملنسار نوجوان تھا۔ ابھی حال ہی میں اس کی شادی ہونے والی تھی۔

احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں اور اللہ تعالیٰ ہم سب متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

(خواجہ محمد احمد کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی جڑانوالہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۰ رجولائی۔ تنکو عبدالرحمٰن وزیراعظم ملایا نے کل رات گئے لندن میں وفاق ملائیشیا کے معاہدے پر دستخط کر دئیے۔ اس وفاق میں ملایا، سنگاپور، بورنیو اور سراوک شریک ہوں گے تنکو عبدالرحمٰن نے معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ وفاق ملائیشیا پروگرام کے مطابق اکتیس اگست کو قائم ہو جائے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ وفاق متعلقہ ممالک کی ترقی وخوشحالی کا ضامن اور کمیونزم کو روکنے کے لئے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوگا۔ آپ نے کہا وفاق ملائیشیا دولت مشترکہ کا رکن بن جائے گا۔ آپ نے وفاق ملائیشیا پر دستخط کرنے کی تقریب کو جنوب مشرقی ایشیا کے لئے عظیم تاریخی کارنامہ قرار دیا۔

• ڈھاکہ ۱۰ رجولائی۔ مسٹر وحید الزمان وزیر تجارت پاکستان نے کہا ہے کہ حکومت بہت جلد برآمدی تجارت میں کوٹا سسٹم نافذ کر دے گی تاکہ چھوٹے برآمدی تاجروں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ مسٹر وحید الزمان فریا پور میں نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا۔ اگلے ہفتے پٹ سن کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ پٹ سن سے متعلق حکومت کی غرض وغایت یہ ہے کہ عالمی منڈیوں میں پٹ سن کی مانگ بڑھائی جائے اور پٹ سن کے کاشتکاروں کو ان کی محنت کا پورا معاوضہ دلوایا جائے۔ آپ نے کہا حکومت چھوٹے تاجروں کو جو بڑے تاجروں کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں زیادہ سہولتیں فراہم کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔

• پشاور ۱۰ جولائی قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر اور پاکستان مسلم لیگ کے سابق جنرل سیکرٹری مسٹر محمد یوسف خٹک نے پاکستان اور چین کے مجوزہ فضائی سمجھوتہ پر امریکی احتجاج کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کی داخلی پالیسیوں میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ مسٹر خٹک نے کہا ہے کہ امریکہ کو ہمارے دشمن بھارت کو اسلحہ مہیا کرنے کا حق حاصل ہے تو اس کی طرف سے پاکستان اور چین کے درمیان ایک تجارتی معاہدے کی مخالفت سراسر غیر معقول حرکت ہے۔

• خیرپور ۱۰ رجولائی کل صبح گمبٹ سے رانی پور جاتے ہوئے ایک مال گاڑی کا انجن خراب ہو گیا۔ اس سے روہڑی اور کراچی کے درمیان گاڑیوں کی آمد ورفت بالکل بند ہو گئی "ڈاک مین" اور تیز رو ٹرینیں کئی گھنٹے تاخیر سے روانہ ہوئیں۔

کراچی ۱۰ رجولائی۔ مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن موجودہ مالی سال میں آٹھ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے بھاری صنعتوں پر اور دو کروڑ روپیہ چھوٹی صنعتوں پر خرچ کرنے والی ہے یہ رقوم موجودہ صنعتوں کو متوازن بنانے اور نئی صنعتیں قائم کرنے پر صرف کی جائے گی۔ نئی صنعتیں نجی اور سرکاری دونوں سیکٹروں میں کھولی جائیں گی۔ اس کے علاوہ چودہ مزید صنعتوں کے قیام کا ایک خاکہ تیار کر لیا گیا ہے۔ جن پر پانچ کروڑ روپیہ خرچ ہونے کا اندازہ ہے اس رقم میں تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ بھی شامل ہے۔

• نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل چوہدری ہفتے کے دن واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ آپ امریکی فوج کے چیف آف سٹاف کی دعوت پر امریکہ جا رہے ہیں۔ آپ دو ہفتے امریکہ میں رہیں گے اور امریکی افسروں سے امریکہ سے بھارت کو ملنے والے اسلحہ، گوریلا جنگ میں بھارتی افسروں کی تربیت وغیرہ کے امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔

• دمشق ۱۰ جولائی۔ شام کے سرکاری حلقوں نے قبرص کو انتباہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل سے محبت کی پینگیں نہ بڑھائے۔ یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ حکومت قبرص اسرائیل سے گہرے روابط قائم کر کے اپنے پہلے راستے سے بھٹک رہی ہے جو اس نے عربوں کے بارے میں اختیار کیا تھا۔

ضلع جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

باشندگان ربوہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ۵ رجولائی ۱۹۶۳ء سے ضلع جھنگ کی حدود میں زیر دفعہ ۱۴۴۔ اذان کے سوا تمام مواقع پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز جلسہ۔ جلوس۔ پانچ سے زیادہ افراد کا اجتماع۔ عام گزرگاہوں اور پبلک مقامات پر اسلحہ لے کر چلنا اور کسی فرقہ کے خلاف نعرے لگانا ممنوع قرار دیا ہے۔ یہ حکم دو ماہ تک نافذ رہیگا

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

• کراچی ۱۰ رجولائی۔ امریکہ نے پاکستان کو دس کروڑ چودہ لاکھ ڈالر کے نئے قرضے دیئے ہیں جن پر سود نہیں لیا جائے گا۔ اصل رقم ۵۰ سال میں واجب الادا ہوں گے پہلے دس سالوں میں کوئی ادائیگی نہیں ہوگی قرضے مغربی اور مشرقی پاکستان واپڈا کے لئے مشینوں اور مشینری کی فراہمی مشرقی پاکستان میں تار ٹیلیفون کی توسیع اور کراچی میں پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کے لئے ہیں۔

• لندن ۱۰ رجولائی۔ پاکستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس کارنیلیس نے آج دارالامراء کی اپیلیٹ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی دیکھی اور بعد میں انھوں نے انگلستان کے لارڈ چیف جسٹس لارڈ پارکر سے ملاقات کی

ولادت

میرے بیٹے عزیز مظفر احمد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۶۳ء کو کراچی میں پہلا بچہ عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے نیک اور خادم دین بنائے نیز اپنے تمام خاندان کے لئے ہر لحاظ سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ (چوہدری علی محمد بی اے بی ٹی ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیش کردہ

محبت اور سلامتی کا پیغام (بقیہ صفحہ ۵)

چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ

"بنی نوع انسان کی ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا . . . . شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے ہم نے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۴)

اگر تمام قومیں اپنے دشمنوں کی بھلائی کے لئے اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا شروع کر دیں تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن جائے۔

پیارے بھائیو! آج تمام دنیا کی سب سے بڑی ضرورت امن اور سلامتی ہے کیونکہ اس میں سب کا بھلا ہے اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تعلیم کو صدق دل سے اپنا لیں تو تمام بغض وعناد دور ہو سکتے ہیں۔ اور امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر آپ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مشن اور تعلیم سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہاں ہوں تو مندرجہ ذیل پتوں سے لٹریچر منگوا سکتے ہیں:۔

۱۔ ناظر صاحب اصلاح وارشاد۔ ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

۲۔ ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ قادیان ضلع گورداسپور۔ (انڈیا)

خادم عباد اللہ گیانی

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب وملت کر رہا ہے۔ اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے قریباً پچیس تیس ہزار روپے کی رقم فوری طور پر درکار ہے۔ احباب اس کار خیر کے لئے عطایا دے کر عنداللہ ماجور ہوں بالخصوص ان ایام میں ہمارے زمیندار احباب کے لئے حصول ثواب کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔ وہ اس طرف توجہ دے کر بیماروں کی طبی خدمت میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴